UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234169

UNIVERSAL
LIBRARY

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

ترجمہ منظومہ

اشعار ملتقطہ و منتخبہ عربیہ المسماۃ بہ

ہدیۂ عمادیہ

از انتخاب جناب فیض شمامہ جناب مولانا مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی

فرسٹ اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل سرکار عالی

شمسی پریس واقع حیدرآباد دکن میں حلیہ طبع سے آراستہ ہوا

إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

ترجمہ منظومہ

اشعار ملتقطہ و منتخبہ عربیہ المسماۃ بہ

عمادیہ
ہدیہ

از انتخاب خامۂ فیض شمامہ جناب مولانا مولوی سید عبد الغنی صاحب وارثی

فرسٹ اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل سرکار عالی

شمسی پریس واقع حیدرآباد دکن میں حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا

الف

نذر محقّر

اس اقل الخلیقہ بل لاشئے فی الحقیقہ کے دل مین جو عظمت

و عقیدت عالی جناب معلّے القاب نوّاب سیّدان

و سیّدِ نوّابان مولنا المولوی سید حسین البلگرامی

المخاطب بہ نواب علی یار خان بہادر مؤتمن جنگ

عماد الدولہ عماد الملک سی۔ ایس۔ آئی مشیر المہام

سرکار عالی دام اقبالہ کی اون کے جامع فضائل و فواضل

او منبع اخلاق طبعیہ و اکتسابیہ و مربّی علوم و فنون مشرقیہ و مغربیہ

ہونے کی وجہ سے ہے اوس کے اقتضاء
سے اس مجموعہ کو اون کے اسم گرامی سے مُعنوَن
اور ہدیۂ عمادیہ کے نام سے موسوم
کرتا ہے :-

ریزۂ چند نیست تحفۂ درویش
گر قبول آیدش زہے مقسوم

ملتمس سگِ دنیائے دنی

یکم مارچ سنہ ۱۹۱۴ء

عبدالغنی وارثیؔ بہاری

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ خالق العرب والعجم۔ والصلوٰۃ علیٰ عرب العرباء سید ولد آدم۔ وعلیٰ آلہ واصحابہ عیون العلم والحکم۔

امّا بعد۔ اس ہیچمیرز و ہیچمدان نے ایک زمانہ مین عربی کی مختلف کتب ادبیہ سے اخلاق و مواعظ کے کچھ اشعار منتخب کرکے بطور تفنن طبع اون کا ترجمہ اردو نظم مین کیا تھا۔

علاوہ برین ایک مربیٔ علوم و فنون طاب اللہ ثراہٗ کی
فرمایش سے عربی کتاب اَلفِ لَیلہ کا ترجمہ زبانِ
اردو مین اس التزام کے ساتھ شروع کیا تھا کہ اوس
کی کسی چھوٹی یا بڑی نظم کا ترجمہ چھٹنے نہ پائے۔ لیکن
انقلابِ زمانہ سے وہ فرمایش پانچ چھہ جزوٗن سے آگے نہ بڑھی۔
یہ دونون قسمون کے منظوم ترجمے مدت مدید سے طاق نسیان پر
پڑے ہوئے تھے۔ اور اگر بعض اعزّہ و احباب سخت اصرار نہ
فرماتے اور اونکی شائع کرنے کی مجھے ہمت و جرأت نہ دلاتے

تو وہ زاویۂ خمول میں پڑے پڑے طعمۂ دیدان ہو جاتے۔ لہٰذا اب قسم اوّل کے کل اور قسمِ ثانی کے ایسے اشعار جو اخلاق و نصائح کے مضامین پر متضمن ہیں اعزہ و احباب و قدر دانانِ ادب کی خدمت میں اس التجا کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں:-

ص

چو بینی پسند آیدت از ہزار

بمردی کہ دست از تعنّت بدار

بسم الله الرحمن الرحيم

وما بكثيرٍ أن يفضّلَ واحدٌ

وإن عُدّ أقوامٌ وأحدُ الكثير

وله

لَعَلَّ عَتبَكَ مَحمُودٌ عَوَاقِبُهُ

وَرُبَّمَا صَحَّتِ الأَجسَادُ بِالعِلَلِ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دوست کو یعنی ہزار اٹھوا سے ہیں

زوش بیماری بھی ہوتا ہے ایک سی دو تین

(بیت)

سرزنش ثابت ہو نافع کیا خبر انجام کی
سقم بھی ہوتا ہے علت صحت اجسام کی

وَلَمْ أَرَ مِنْ بَنِي الدُّنْيَا سَلِمَا
فَإِنْ تَرَهُ فَأَبْلِغْهُ سَلَامَا

وَمَنْ لَا يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ
يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

كُونُوا جَمِيعًا يَا بَنِيَّ إِذَا اعْتَرَى
خَطْبٌ وَلَا تَتَفَرَّقُوا آحَادَا

زمانہ مین نہیں دیکھا کبھی سلامت رو

الامہ آئینہ

ملے جو آپس مین بعد سبکے نہیں

برادری کی حفاظت مین کوئی عار نہیں

تم سے وہ جو تھا عار نہیں

(قطعہ)

مہم گر کوئی پیش آئے میری جان

تو مل جاؤ آپس مین رکھو نہ پھوٹ

تأبى الرماح إذا اجتمعن تكسّراً

وإذا افترقن تكسّرت آحادا

وتشتّت الأعداء في آرائهم

سببٌ لجمع الطالع الأحباب

فإنّ الظُّلمَ من كلٍّ قبيحٌ

وأقبحُ ما يكونُ من النبيهِ

پڑھیں جو کوئی کر کے کلام بھون دن رین بتیان

ہووے اُس کے لیے کچھ بھی یا بھین اُمید

اسے یقین و تمکین کرے اُس کا انتظار کی

ایک ایک بات و بیان کر ہیں ان باتوں معانی

تسلیم ہر شخص کا ہے داخل شعر

مرد آگاہ کا مگر بہ تر

ولم أرَ في عيوب الناس شيئاً
كنقص القادرين على التمام

فيا عجبي الغضُّ وراثاتٌ في الأمور إلى
سلوٍ ما لا يليق بالأدب

وعاجز الرأي مضياعٌ لفرصته
حتى إذا فات أمرٌ عاتب القدرا

پاک کب طعن سے کوئی عیب سے نہیں دنیا میں
ہے نقص اپنوں کا جو اوروں کو بتاتے ہیں

ضرورت سے انسان لاچار ہے
وہ کرتا ہے جو ناسزاوار ہے

بعقل جانے دیتی ہیں فرشتگو ہات سے
تقدیر پر لگاتے ہیں الزام گھات سے

تتمة

إذا رُمْتَ أن تصطفي لنفسك صاحبا
فمن قبل أن تصطفيه أوّلاً أغضِبِ
فإن كان في وقت التغاضب صاحبا
وإلّا فقل تجربة فتجنّبه

لا تمدحنّ امرءاً حتّى تجرّبه
ولا تذمّنّه من غير تجريب

ہو چکا ہے تجربہ اور نتیجہ اب سامنے ہے
بھول جا اس سے پہلے نیکی اور اعمال بد
گر وہ اس کی بھی طرف سے آئے تو بدی
کرتا ایسوں سے بالطبع اقبال بد

بے تجربہ نہ کہئے کسی کو بھلا بُرا
ایسا نہ ہو، بھلا ہو بُرا اور بُرا بھلا

من يفعل الخير لا يعدم جوائزه
لا يذهب العرف بين الله والناس

قطعة

ما في زمانك من ترجو مودته
ولا صديق إذا جار الزمان وفى
فعش فريدا ولا تركن إلى أحد
إني نصحتك فيما قد جرى وكفى

جب یاد و جا سے نکلی یہ امکان ہی نہیں
خالق بھی جب اجر دیتا ہے انسان ہی نہیں

قطعہ

کہاں زمانہ میں ملتا ہے کوئی ایسا دوست
بجاے اس کے جو زمانہ تو وہ دکھائے دغا

ہماری بات جو مانو تو ہے یہ شتو کی ایک
کسی سے دل نہ لگاؤ بسر کرو تنہا

قطعه

مثل الرزق الذي تطلبه

مثل الظل الذي يمشي معك

انت لا تدركه متبعا

واذا وليت عنه تبعك

قطعه

اذا لم يكن لي منك عز ولا غنى

ولا عند ما يغتالني الدهر موئل

(قطعہ)

آدمی ہے ڈھونڈھتا پھرتا ہے رزق
کس طرح سے ساتھ ساتھ
ہے وہ سانپ سیں
ایک پیسہ
اک دو روپے کو ڈھونڈھ آجاتا ہے
ادھر سے نتھا پھیکا

جس شخص سے امید نہ ہو مال وجاہ کی

(قطعہ)

اِس سے بھی یاس ہو کہ بُری وقت آئی کام

فكل التفاتات إليك تسكم
وكل يسار الامر عليك تفضل
لا تسمع في الامر حتى تستعدك
سعي بلا عادة تعود بارق

ألم تر أن العقل زين لأهله
ولكن تمام العقل طول التجارب

بہشت آرزو ہے جس کی دوں اسے اپنا

فضل دل ہے جس کی دوں اسے پہنچا

احسان دل کی ہمیشہ سے یکساں

سامان ہے تعمیر کی ہی تیسی کیاں

نکہت ہے کہ مہر کسی میں جسے

خرد باعثِ زیب انسان ہے

خرد کی مگر تجربہ، جان ہے

ومن لم یزح عن دربه الشوک قبل ان
یطاه فلا یعتب اذا شاک رجله

اذا کان هذا بالاقارب فعلکم
فماذا الذی ابقیتم للاباعد

وله

قطعه

عجبت من شیخی ومن زهده
وذکره النار واهوالها

کیا کسی خاص سے راہ بھی نہیں رکھتے
بس جیتے ہیں یقین نہیں رکھتے
وہ دیکھا کیے سے
ساتھ نہیں سے آئے یہاں
زیست کیا اٹھا کے عید سے لے

(قطعہ)
شیخ صاحب کا زہد بھی ہے عجیب
وعظ ہے نار اور شراروں کا

يكاد أن يتيح من فضته
ويبدي من الفضة ان نارها
وقطع بكشف عقله
وقد قيل قول الملك يا حكيم
ويبدي سجاياه وما كان

فهذا كلامي مظهر ما اكنه
واكثر هذا الخلق عن علمهم عموا

بر فنا تقوہ ہین کہان سے نہی ہیئت

سے ریکھ چھلکے زبان یاردون کا

آئینہ او دیکھ سکا کلام

آدمی کی عقل کا ہے عکس تیغ زنی

ہیچی فصاحت کا جہین

جلوہ میری راز سر بستہ کا ہی اس نظم مین

″ عیب سی اپنی ہوا کرتے ہین کور اکثر بشر

فمن يتّهم أن مطمعٌ أصابه

وأملح عجب وإن كنت أنجهم

وأضحى بنقصي دون ما هو فوقهم

وأنك مما الكنك عن ما ليس لي

إذا قال أصغي للمقال وإنني

لأعلم منه بالمقال وأفهم

دوست کا ہون نہ باغ و فان آشنا خصلت ہی کی
تیمن کی جھکایا ہون آستان

صلح کر لیتا ہون انفس سے =
اپنے جی سے کر لیتا ہون
دوست کا طن ہین وہ جایا ہون تیرا دین بیشتر =

دوست گر باتین کرے ہے تو باہمہ تن گوش ہون
گو مین ہون اس باب مین اوس سے زیادہ باخبر

ولم أرتشك من خلّ لنا إلا أبيتُه

ومن لم ينل إلا الأجل ويأبى أمم

وتقطع بنيك وإن شئت غالبا

واسكت حتى يقيك البيت يعلم

لا يُبقي ودادَ الناسِ إلا أُضيعهُ

ومن لا يداري الناسَ يُرمى ويُرغم

[illegible]

[illegible] =

[illegible]

[illegible] =

رائیگان جانے نہین دیتا کسی کی دوستی

” ورنہ سب ناشکر ٹھہرائین کرین مجھسے حذر

وفی کل ذا تقوی الاله شعارنا

ولا بغی من یتقی الله بیننا

ولا نقص فی عقل واسبابنا

وانی وانّا بالکمال مسلّم

ولی همة یسموا الی الاوج قدرها

ولکن خمول المرء للدین اسلم

دل - عادت تھا کہ جو تن آن کی سیر میں
خزاں اور کی چھتیاں سے پھر
آپ پہ یاں =

تھک یا ایسا نہ جیت بہتر نہیں سمجھی سے
نہ دی تیرا پتی نے کیا لعن ہے =

ہمت عالی سے ہے اپنی قابل عز و عروج
جو سلامت چاہی ایمان گوشہ اُسکا ہو مقر

ووجهُ اعتقاداتٍ مُنيلُ عمومِ بغضٍ

ودينٍ متينٍ واعتقادٍ مقوّمِ

ولا ينثني عن دينِه وحيُ قُوى

وحسبي من دنيايَ قدرُ تعلّمِ

بيا لغني اثنا امرءٍ

فهذي عزيزاتُ الّذي وانّني

لأدعو الى هذا الخصالِ واعزمُ

اگر ہو سرکیطرح سے کھانڈوں کی اکائی اب

جو سب بھلی دیکھی اور کی بھلی نہ

سب دنیا میں

دینا اپنا ہے

اگر ضرورت ہو تو رہتی پیش سے کسی کی ملاقات

جاکر یہ ان میں بھی تیری گان کہ

تمھیں یہی دو چار باتیں پاس میری کام کی

چاہتا ہوں سب ہوں عامل اسکی قصہ مختصر

أشرقت في الدجى فلاح النهار
وأنارت من فوقها الأشجار
من سنا الشمس تستقي ليلى
تتجلى وتبدو جمال الأقمار
تسجد الكائنات بين يديها
حين تبدو وتهتك الأستار

جو پایا کہین مین نور اوسکا نظر آیا تو دن نکلا
تجلی سے بنا جسمین وہ صانع ذات یکتا ہے
[illegible] کی گیا رون
ہوا جلوہ نما جسم وہ
ہوا مشتہر کی مانند بابل چاند کا سمجھا

گری مخلوق سجدہ مین اٹھایا جب نقاب اُسنے

ہے زیر پردہ وہ چہرہ قدرت اللہ کا جلوا

وَإِذَا وَمَضَتْ بِي وَقْفَةٌ

أَهْطَلَتْ بِالدَّمْعِ الأَمْطَارَ

وَلَئِن يَحِلُّ هَمٌّ

إِنَّ هَمًّا لَا يَدُومْ

مِثْلُ مَا يَفْنَى السُّرُورْ

هٰكَذَا تَفْنَى الْهُمُومْ

جب چمکی چمن کی کلی دیکھا یار پائین تھے

جو ہری باندی یہان ایک کیون نہ پھولون میں بہار

جب آگ لگی ہے بن میں

یہ دو دن کی ہے یہ بن دل میں بھی نہین پایدار

ہے جسطرح فانی یہان کی خوشی

غم و رنج کو بھی نہین ہے قرار

الدهر يومان ذا امن وذا خطر
والعيش شطران ذا صفو وذا كدر
قل للذي بصروف الدهر عيرنا
هل عاند الدهر الا من له خطر
اما ترى الريح ان هبت عواصفها
فليس تعصف الا ما هو الشجر

ہے زبان انکی تیغ خطرناک نکلے
نہیں کسی پاسبان سے اس کا آنچ پیدا
نہ طعنہ گر دو بس آتی ہے آنکھ
ہاں حسبِ دولت ہی کی باتیں ہیں ان سے

دیکھی ہیں دنیا میں آتے آندھیاں
گرتے ہیں ان میں درختِ شاندار

وما ترى كالبحر تعلو فوقه جيف
وتستقر بأقصى قعره الدرر

وإن تكن عبثت أيدي الزمان بنا
ونالنا من تمادي بؤسه الضرر

ففي السماء نجوم لا عداد لها
وليس يكسف إلا الشمس والقمر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صرف گہناتے ہیں سورج اور چاند
گو ستارے ہیں فلک پر بے شمار

وكم على الارض من خضراء يابسة
وليس يرجم الا ما له ثمر

احسنت ظنك بالايام اذ حسنت
ولم تخف سوء ما يأتي به القدر

وَاِذَا اُبْلِيتَ بِعُسْرَةٍ فَالْبَسْ لَهَا
صَبْرَ الْكَرِيمِ فَاِنَّ ذَاكَ اَحْزَمُ

ہیں ہزاروں گرچہ دنیا میں درخت
پھل ہی والے ہوتے ہیں یاں سنگسار

رکھو نہ زمانے سے ہمیشہ حسن ظن
اور حکم ایزدی پہ اعتبار

لے کام صبر و شکر سے عسرت جو تجھ پہ آئی
شیوہ یہی ہے عاقل و مرد کریم کا

لا تشكون إلى العباد فإنما
تشكو الرحيم إلى الذي لا يرحم

يا حمقة الله يعطي
إن عسرت تلك نعمتي

خرجت أطلب رزقي
وجدت رزقي يرزقني

بھیدوں سے اپنے حال کو [illegible]

[illegible]

زمانے کا [illegible]

خدا سے [illegible] نہیں

مجھے گھر سے لائی تلاشِ معاش

مگر وہ تو ملتی نہیں اب کہیں

لا تشكون الى العباد فانما

تشكو الرحيم الى الذي لا يرحم

يا حق قد الله مهدي

ان عسرت لك ضيقتي

خرجت اطلب رزقي

وجدت رزقي في

بندوں سے اپنے حال کا شکوہ کیجیے

پیری سے کیا گلہ ہے جوانی سے کیا امید

زمانے نے مجھ کو ستایا اس قدر

خدا سے بھی تجھے شرم آتی نہیں

مجھے گھر سے لائی تلاشِ معاش

مگر وہ تو ملتی نہیں اب کہیں

كم جاهلٍ في الثريا

وعالمٍ في الثرى مطّرحُ

هو الرزق لا حلٌّ لديك ولا ربطُ

ولا الأدب يعطيك رزقاً ولا الخطُّ

ولا الخطُّ والأرزاقُ إلا مقسَّمٌ

فأرضٌ بها خصبٌ وأرضٌ بها قحطُ

یہین پیدا ہوئے سب عالم افلاک سے
ہین پیدا ہین

کہ عالم و ارض سے ہین
کہین ہین پیدا انہین کا نام ہیرا و ری

یہی عالم کی ہیمنین پیدا ہوان ہین یہ تینون ہین انکا

جو سچ پوچھو مدار اِس کا فقط تقدیر ہی پر ہے
کہین افراط غلّون کی کہین ہی قحط کا شکوا

حطّ صروفُ الدهر كلَّ مهذَّبٍ
ويرفع من لا يستحق مراتبا
وما هو الا ان زمان السعود فيهم
اذا انحطت البازات وارتفع البط

فلا عجباً ان كنتُ عاينتُ فاضلاً
فقيراً وذا نقصٍ بدولته يسطو

گزرا ہے زمانہ اچھا نہ کہ تہذیب والون کا

اوٹھاتا ہی آدمی کہ جو فقط وحشت کا بیٹا

یہ سب زمین ان ارے باز تو بیکار ہی طلب سے زری

اوٹھا لے اوس کو ابھی سمجھ اولاد کا ہی رنج ہی

اگر محتاج ہین کامل وگر زردار ہین ناقص

ہوا کرتا ہی یہ اکثر کرین اس پر تعجب کیا

وطيرٌ يطوفُ الأرضَ شرقاً ومغرباً
وآخرُ يُعطى الطيّباتِ ولا يخطو

يا خائضاً في ظلامِ الليلِ والهلكِ
أقصر عناكَ فليسَ الرزقُ بالحَرَكِ

أما ترى البحرَ والصيّادَ مُنتصِباً
لِرزقِهِ ونجومُ الليلِ مُحتبِكَه

پڑی کچھ ایسی عادت سی بیٹھے ہیں ان اور نہین

ادی نشیمن ہی ایسی ہین بعد ابا ہمین جانا

انہیں ان خطرہ و ہیمان کا اور نشستہ ہین

یہ کتنی بیگا وری کا ہے تعمیر ہین

کرشمہ ہے یہ لالچ کا ہے ماہی گیر دریا مین

قناعت کی بدولت ماہ و انجم قصر اخضر مین

فانخض فی وسطه والحق بالطحة

الجبن جنبک وکل الشبکه

وعلیه ... بالبیت

حتی اذا بات مسه و بالاحکه

یا جوع فی واتبع بسقو د الالحکه

ایناعدمنه من قد بات لیلته

سالم من البرد فی خیر من البرکه

بھیجیں ری کس کو چین یہی چین سے کی ہے کی اطوار یاں این

ہے صورت جال یہی کس کے نشیمن

سے دو میری ہے راستہ آراستی

چکار اری گھ ہاتھ ہے دو دھن

چکا ہوت وان ہے تیندی دو

خریدیں مچھلیاں پانی دس نے جو شب کو چین سیں سویا

خیالِ گرمی و سردی کبھی آیا نہیں سر میں

سُبحانَ ربّي يُعطي قدّاً ويَحمي مددا

هذا الجميلُ وهذا آيةُ كلّ الشمائل

تمّت الفضائلُ ودُعيتَ لها آبا

وإذا همى يوماً سواكَ لها أبى

يا صاحبَ الوجهِ الذي أنوارُهُ

تمحو من الخطبِ الجسيمِ غياهبا

عجب ساماں ہے سیمیں بری کی اور دو منظور ہے

بہار و گل کا مزہ ہے اپنا کہ اس سے شعلہ میں

فضا میں گوئے ہے نامہ و ماہی نار

عجب ہے آج اور دان کی نیستی

ترے روئے تاباں کے انوار سے

مہون کے چہرہ سی اُڑتا ہی رنگ

مَا زَالَ وَجْهُكَ مُشْرِقًا مُتَهَلِّلًا

إِذْ لَمْ يَزَلْ وَجْهُ الزَّمَانِ مُغْضَبًا

أَوْلَيْتَنِي مِنْ فَضْلِكَ النِّعَمَ الَّتِي

فَعَلْتَ بِنَا فِعْلَ السَّحَابِ مَعَ الرُّبَا

وَرَمَيْتَ مَالَكَ بِالنَّدَا فِي هُلْكِهِ

حَتَّى بَلَغْتَ مِنَ الْمَعَالِي مَا رَبَا

زرِ جنس شاہ دارا سے کہیں بیش

بطلعت سکندر کی ثانی تھا

زمانہ بھی ششدر سے تھی

عجب ہے کہ وہ سب کی آنکھوں کا نور

لٹائے خزانے جو یوں سب بے دریغ

ملا ایسا رتبہ کہ عالم ہے دنگ

يا خائفاً من دهرهِ كن آمناً

سلّم أمورك للذي ملك الثرى

إن المقدّر كائن لا يستلوي

فهناك الأمان من الذي ما قدّرا

كُن عَن هُمومِكَ مُعرِضاً

وَكِلِ الأمُورَ عَلى القَضا

انجمن و ندوہ دونوں کی ہے بخیر زمانہ

تو بس کام سے چھوڑا دیا

یہ بس یہی کہنا نہیں

نہ بحث کا جب

جب سکھایا ہے اور دین کی نیکی نے ہم

فکر و اندوہ کا نہ لے تو نام

حق کی مرضی پہ چھوڑ سارے کام

وابشر بخير عاجل

تنسى به ما قد مضى

فلرب أمر مسخط

لك في عواقبه رضى

الله يفعل ما يشا

فلا تكن متعرضا

حال کی نشتوں پہ پچیتاں وان
کراوس تے قربان
نمیرا نضی جرنج دیتیاں ہیں
بعض انہیں سرنج دیتیاں ہیں
وی انحیں

وہی ہوتا ہے جو خدا چاہے
کس کا منہ ہے کہ اعتراض کرے

سلم أمورك للطيف العالم

وارح فؤادك عن جميع العالم

واعلم بأن الأمر ليس كما تشا

بل ما يشاء الله أحكم حاكم

طب وانشرح وانس الهموم جميعها

إن الهموم تزيل لب الحازم

عاشق عالم ہے سارا اسکا شہرہ
ول سے جہان بینی کو رستہ
چین و دل ہے سب ہی پیان
غم سے اسکا سب ہی بن غمان
یہ خاکہ سے جہین

خوشدل و خوشوقت ہو دل سے بہلا رنج والم
رنج و غم سے عاقلون کی عقل ہوجاتی ہی کم

لا ينفع التأنيب عنك عاجز

فاتركه تسلم من نعيم دائم

نصحت فلم أفلح وخانوا فأفلحوا

وأوردني نصحي بدار هوان

فإن عشت لم أنصح وإن مت فالعنوا

ذوي النصح من بعدي بكل لسان

بندہ ہوا جب کسی بہتیرے نہیں آس ہی بیٹھا کا

بیکار اون کو نہ اے بہتیں بیٹھے گاؤں رہا

دیانت سے اگر کی نہ بیان کیا پیچھے

دیانت بھی کچھ نہ نت کلفتیں بیٹھیوں

دیانت کا نہ لونگا نام پھر گر بچگیا اب کے

وگر مارا گیا لعنت کرے اوس پر ہر اک انسان

تحكموا واستطالوا في تحكمهم

وعن قليل كأن الحكم لم يكن

لو أنصفوا أنصفوا لكن بغوا فبغى

عليهم الدهر بالأحزان والمحن

وَأصبحوا وَلسانُ الحالِ ينشدهم

هذا بذاك وَلا عتبٌ على الزّمنِ

ہم نے اول جو حکومت کی تو تم نے ڈھائے ستم

تھوڑے ہی عرصہ میں سکھوں نے کیا تم کو پریشان

عدل کے اٹھ گئی اولاد سے کبھی آئی بلا

بڑھ گیا ظلم تو پھر آ گئے انگریز نے کیا ویران

جب پھنسے آ کے مصیبت میں تو ماں نے کہا

تیری اعمال ہیں یہ مجھ پہ نہ رکھ تو بہتان

ودع التشاؤم من الايام ان رحمت
كم أقعدت تابعا آيات الدهر كم قامت
إن كنت مت فعين الله ما نامت
لن ضاع الوقت الدنيا لن دامت

سلم الامر الى رب البشر
واترك الهم ودع عنك الفكر

موافقت جو زمانے کی نا ہے بجا

اوٹھانا اور لڑانا تو ایس کا ہے نتیجہ

گر نہ ہو تو کیا ہے اانتہ تو نہیں ہو

بچتیں باتیں بڑی ہے بنیاد یہ دنیا

سونپ کاموں کو خدائے پاک پر

فکر و غم رنج و الم کو دور کر

لا تقل فيما جرى كيف جرى

كل شيء بقضاء وقدر

صبراً لحكمك يا إلهي والقضا

إنا ما بكيت من زمان فيه الرضا

جاروا علينا واعتدوا وتجبروا

فلعلني الفردوس أن تتعوضا

جو جو اوس نے کیے جور جون تو سہے

اوس کی مرضی ہی فقط اپنی ادا تھی

اپنی حکمت سے ہمین صبر کیا ہی ہمنی

خیال آتی ہی یہی ایسی ہمین کچھ بہین تیری تھی

عدو کے ظلم سی دوزخ مین ہون پڑا جلتا

مری بہشت ہی گر اوس سی تو ہی لے بدلا

فلا تضيقن بالأمر الذي ضقت كاتمه

وتبتلى بالقطع والمتعظ

صن السر عن جهلك ولا تودعه

فمن أودع السر قلبًا ضيعه

فصدرك بسرك إن لم يسع

فكيف يسع صدر مستودعه

مصیبتوں کو تنگ آکر یاری ہے
چھپاؤ اپنی سے سوا سب کے ہر ہم
سے کہہ نہ راز اپنا چھپے
سہ کر اپنا سے کبھی تو فنا ہوا

جو تیرے ہی دل میں نہ وہ رہ سکا
تو کیونکر چھپائیگا دل غیر کا

من طامع الناس على سحتهم
اشتعل حبا بالحية بين جوعهم
ما يأتهم الناس الا كرى تقهم
والسحر يعلن بجان الناس مكلوم

أليسَ عندي في بيتٍ لهُ غلقٌ
ضاعت مفاتيحهُ والبابُ مختومُ

جب لگے اپنا ہی اظہار اورون سے مکر
اوس سے ہمکو وہ اخفا واجب ہوا
اوس پہ بھی ہین ہمین ہیان اعتبار
راز رکھتے ہین دلی قفلی ہمین ہین
اپنے اونکو رکھتے ہین ایمان طرح مسدود ہین

راز جو ہین میری سینے مین وہ گویا بند ہین
اونکے قفلون پر ہین مہرین کنجیان مفقود ہین

ما احسن العفو من القادر
لاسيما من غير ذي ناصر

حرمة الود الذي بيننا
لاتفسد الاول بالآخر

مشيناها خطاً كتبت علينا
ومن كتبت عليه خطاً مشاها

صاحب قدرت کی سرکار دو نستے
بعد بیری ادب سے ہوں بنی خیمہ
واسطہ اسکے بنی احسان کی تھی
ایسی سرکار پہ قدرت سے صنایع

قسمت میں جو لکھی تھی وہی چال چلے ہم
تم چلکے ذرا دیکھ لو کچھ بیش نہ ہے کم

ومن كانت منيته بأرضٍ
فليس يموت في أرضٍ سواها

حسبتكم درعاً حصيناً لتمنعوا
سهام العدى عني فكنتم نصالها

وكنت أرجيكم عند كل ملمة
إذا أعورت أيدي اليمين شمالها

اُنہی کو دین جسکی یہان اُنسے کمی ہے
ادہر ہی تیغ بازو بھی اُنسے ہیں نہیں کچھ ہے

مین سمجھا تھا کہ آکر اُنکے سپر ہیں یہ
تمہین اب جان پی تیغ بھی نیز ہے

توقع تھی کہ دو گے ساتھ میرا ہر مصیبت مین
پڑے پتھر جو مجھ پر تم نکل بھاگے شتر ہو کر

دعوا وقصد العداة عنی بمعزل
وخلوا العدا یرمو علی نبالها
اذا انتم لم تحرسونی من العدا
فکنتم سکنتم لا علی ولا لها

وَاِخْوَانٌ حَسِبْتُهُمْ دُرُوْعًا
فَكَانُوْهَا وَلٰكِنْ لِلْاَعَادِیْ

نصیحتگر جب سے ہین ان مین سبھی دیوانہ ہین

بیگانے وہ عدو سے تیری کی جہ

بیگانے وہ عدو سے سکین

سیکھا اس کا نہین ہین

جیاآیا نہ وہ نہین سی کہے

بتاتا تھا عدو بن کر نہ اپنا تھا سر

جنھین مین جانتا تھا خود و جوشن

وہی نکلے مگر میرے عدو کے

وَجِئْتُهُمُ بِهَا أَمَّا صَابَاتٍ
فَتِلْكَ نُعُوتُهَا وَلَكِنْ فِي رُبُعِ وَادِيَةٍ

وَنَفْسَكَ فُزْ بِهَا إِنْ خِفْتَ ضَيْمًا
وَخَلِّ الدَّارَ تَنْعَى مَنْ بَنَاهَا

فَإِنَّكَ وَاجِدٌ أَرْضًا بِأَرْضٍ
وَنَفْسَكَ لَمْ تَجِدْ نَفْسًا سِوَاهَا

جب میں ترے فضا میں تھا بے تاب سا

وہ بیٹھے تھے سب کے ساتھ

جان کا خطرہ ہے زبان پہ نہیں کہا جاتا

دوستی کی تہذیب دو دو کی ادائیں

گھر کے بدلے گھر تو مل رہتے ہیں لیکن جان لو

جان کی بدلے تو جان ملتی نہیں ہے میری جان

عَجِبْتُ لِمَنْ يَعِيشُ بِأَرْضِ ذُلٍّ
وَأَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ فَضَاهَا

وَلَا تَبْعَثْ سَوَالِفَ فِي هِمَمٍ
بِالنَّفْسِ نَاصِحَةٍ خُطَاهَا

وَمَا غَلُظَتْ رِقَابُ الأُسْدِ حَتَّى
بِأَنْفُسِهَا تَوَلَّتْ مِنْ عَنَاهَا

جب بنا کر کہا ہین مین بیتابی ابری کی پھبتیان

کھینچ کر بیٹھا ہین پینی کو کھولی اس بادبان

پیچ سے کر بدتر تا صد سے لگے ہین اکثر تنا کام

ابر کی ساعد بیٹھا ہی بین لنگر دول کلاجان

گر زمین شیرون کی کیون ہوتی ہین ڈلی و زنوی

دوش پر اپنی ہی لیتے ہین وہ سب بار گران

مدينة ما بها لساكنها

مروع والأمان صاحبها

كأنها جنة من حسن رونقها

لأهلها قد بدت عجائبها

إنّ شيئاً هلاكُ نفسك فيه

ينبغي أن تصون نفسك عنه

نتیجۂ امن اور خوشی منتظم
عدل حکام سے خوشی کا ہم
کیون نہ اس باغ مین ہو امن و ہم دم
ہین پھول اور وہ سب نسیم

جانِ من خطرہ ہو جس مین جان کا
اوس سے بچنا فرض ہے انسان کا

یا طالبا للفرق من وصل
بخیله سابقا عاشق
اصبر فقطع الزمان نماه
العشق البین الفراق
وزهد

یترجم طرفی عن لسانی فتعلموا
ویبدی الهوی ما فی ضمیری اکتم

جدائی چاہنے والے ٹھہر جا
ذرا تو روک لے رہوار ظالم
ہوا کرتی ہے وصلت ہجر پہ ختم
زمانہ ہے بڑا غدار ظالم

کبھی چھپتا نہیں رازِ محبت
زبان کے بدلے کرتی ہے بیان آنکھ

ولما التقينا والدموع سواجم

سكتنا وفي أنفاسنا ما يتكلم

رنينا فما أدري بما تقول بطرفها

وأومي إليها بالبنان فتفهم

حواجبنا تقضي الحوائج بيننا

ونحن سكوت والهوى يتكلم

مالا وہ سے ٹوٹ کر گرے ہیں جبین پہ پڑیں
ہوا آشکار نہیں ہے کی زبان آنکھ
وہاں سمجھا تم نہیں ہوئے ذکرِ یار
یہاں سے تری روان کا حال بیان آنکھ

پیامی عاشق و معشوق کی ہے
سنا جاتی ہے چپکے داستان آنکھ

وهب الجناة فلم تزل أهل العلى

يهبون للجانين مما يجنونه

فلقد تعوّدت على الذنوب بأسرها

فاعجب من الصفح الجميل وفنونه

فمن ابتغى عفو الذي هو فوقه

فليعف عن ذنب الذي هو دونه

بخشنے کو تیرے گنہگار اے غفور

بیشک واسطے بخشش کے ہیں قصور

ہیں یقین سے تا بخشیں ہو ذنب

اسبھی یقین سے سب عفو طلب

رحم کا طالب ہو جو ما فوق سے

بخشدے سارے گنہ ما تحت کے

لقد كتبت الليالي بهم وفضل الكرام

وفضلك الإلهي لا تكتبه

فلا أيام أمثله مثلك العلم

لأنك للفضل أم وأب

لهُ قلمٌ عمَّ الأقاليمَ نفعُهُ

وعمَّ جميعَ العالمينَ منافعُ

اگلوں کے کلام نو زبانہ کے لکھتے تھے

پھر نہیں کہ لکھتے ہیں کلام ایسے

یہ ہی پر عالم فضل کی بجھی کی ہوئی ہیں

نفیس تر کے سبب بوجانا بھی تھے

فیض پہونچاتا ہی ہر اقلیم کو اوس کا قلم

نفع بخش خلق ہے جو کچھ کیا اوس نے رقم

ومانيك مصري قتل ناثاك الزاية

يبلى الى الاعصاب ثمس آتمانع

وما من كاتب إلا سيفنى

ويبقى الدهر ما كتبت يداه

فَلَا تَكْتُبْ بِكَفِّكَ غَيْرَ شَيْءٍ

يَسُرُّكَ فِي الْقِيَامَةِ أَنْ تَرَاهُ

کہ تبیین سیکھتا ہو اونکی ہمسری دریائی ندیکی

اونکی پنجین انگلیان ہین پانچ دریا آئی

بنا ہی جا بجا تینگی سب سخنوار

یکی حرف وہ نقش جبکہ ہمی ہو

وہی چیزین لکھو ہاتھون سے اپنے

قیامت مین تمھین جس سے خوشی ہو

وَلَمَّا نَبَيْنَا بِالْعِرَاقِ وَحُكْمِهِ

فَبَيْنَا بِذَاتِ حَوَادِثِ الْأَيَّامِ

عَلَيْنَا بِالْإِقْتِدَاءِ الصَّحَابِيِّ يَشْتَكِي

اَلِمَ الْعِرَاقِ بِالْيُسْنِ آزَوْ قَادِمٌ

إِنَّ الْخِلَافَةَ لَا تَدُومُ لِوَاحِدٍ

إِنْ كُنْتَ تُنْكِرُ ذَا فَأَيْنَ الْأَوَّلُ

حال اس کی خبر جب سے سنی ہے

ہر اک سے شنی ہیں اُداسی سے ہیں آثار

دو تین گھڑی ہیں یہ دل ہیں ہی ہم

زبانِ خامہ سے کس ہیں ادا کر

باغِ دولت نہیں رہتا کبھی ایک کے پاس

ہو گئی نذرِ خزاں اگلے سلاطینِ زمن

أغرس من الفعل الجميل غرائسا
فإذا عزلت فإنها لا تعزل

إذا قعدت وإنه العز والنعم
فاجعل مكانك من جد ومن همم

واكتب بخير إذا ما كنت مقتدرا
فقد نسبت بهذا النسب والقلم

بھلائی سے ترقی کا نصیب [illegible] ہیں

[illegible] دیتی ہیں

[illegible] دولت [illegible]

[illegible]

بھلائی کے سوا کچھ بھی نہ لکھے

کہ اصلی نیکنامی ہے قلم کی

شطر ج

جیشان یقتتلان لطول ھیامھم

ونالھم فی کل وقت نارثہ

حتی اذا اجن الظلام علیھم

ناما جمیعا فی فراش واحد

تحیرت والرحمن لاشک فی امری

وحاطت بی الاحزان من حیث لا ادری

قطعہ

دو قوتین ہین کہ لڑتی ہین باہم ہر زمان
ہے ایک نور سے کہ آب پہ جھلک جلا رہی ہین
دن بھر تو ایک سے دوسرے کی زوری ہے
جب رات آئی دونون گھسین اپنے علاقون مین

مجھی حیرت ہی خود واللہ اپنی سرگزشتون پر
بلائین اوس طرف سے آئین جس جانب نہ تھا کھٹکا

سأصبر حتى يعجب الصبر من صبري
وأصبر حتى يقضي الله من أمري
وأصبر أتجرع [illegible]
سأصبر مغلوبا وألم [illegible]
كما يصبر الظمآن في البوادي

سَأَصْبِرُ حَتّٰى يَعْلَمَ الصَّبْرُ أَنَّنِي
صَبَرْتُ عَلٰى شَيْءٍ أَمَرَّ مِنَ الصَّبْرِ

[illegible]

دکھاؤ نگا وہ قوت صبر کی خود صبر بول اوٹھی

سہارا اسکی غضب کی ہی اسی کا ہی یہ دل گردا

ولا شیء مثل الصبر مرّ و لی صبره

امرّ من الامرین ان حان صبره

امرّ من سرّ ان حان سرّ ابانه

سرّ و سرّی ترجمان سرّ و ذنبه

اذا کان سرّ السرّ سرّی و سرّه

وَلَوْ اَنَّ مَا بِی لِلْجِبَالِ لَهُدِّمَتْ

وَبِالنَّارِ اَطْفَاهَا وَبِالرِّیْحِ لَمْ تَسِرْ

اگرچہ صاحبان کی بنتی کی ہیں سب تمنائیں ہے

سکرادین سبھی کی دیکھتے نہیں کی اگر صاحب کی دھوکا

اے جب اُن زمین تپاں ہیں کی دیتی ارزاں آتش

بیچ پہلے اس سے ادبی کی اگر کرتا ہوں اُن خفا

پہاڑون کو دھوئین اُڑ جائین آتش سرد ہو جائی

ہوا تھم جائی گران پر پڑی مجھ پر جو ہے بپتا

ومن قال انّ الهوى فيه حلاوةٌ

فلا بدّ من يومٍ امرّ من الصّبر

فما عشتُ الّا الهوى أيّ عيشٍ

والّا الهوى ذو قوّةٍ وبطشٍ

قد كنتُ امشي ولستُ اعمى

واليومَ اعمى ولستُ امشي

جو واں سے یہاں تک رنج پنہاں ان سے کہتے ہیں

نہیں سن کر وہ ہنستی تاب سخن

بھلا اوروں کی اعضا میں نہیں یارائی

ضعیفی میں وہ تیری آنکھ دیکھا آوازہ

شکستگی سے

پہلے چلنے پہ بھی ماندہ نہیں ہوتا تھا کبھی

اب تو ماندہ ہوں اگرچہ نہیں چلتا اصلا

وكم لله من لطف خفي
يدق خفاه عن فهم الذكي
وكم أمر تساء به صباحا
وتأتيك المسرة بالعشي

وكم يسر أتى من بعد عسر
ففرج كربة القلب الشجي

جدا کر کی نہین آنسو سی ہی نمی بہین
نہین چھپتا جمال اس ماہ جبین و بت کا
بہشتی یا نین کی رہین آبرو صحن گر دو دوست
دہی ہین پیار مسرت کی باعث نشاط و عشرت کا

بہت سی عشرتین آتی ہین بعد عسرت کی
علاج ہوتا ہی جن سی دلون کی کلفت کا

أرى آثارهم فأذوب شوقا
وأسكب في مواطنهم دموعي
وأسأل من قضى بالبعد عنهم
يمن علي يوما بالرجوع

عسى ولعل الدهر يلوي عنانه
ويأتي بخير والزمان غيور

گھٹتا ہوں دیکھ دیکھ کے اُن کی اُٹھانیاں

ہنس ہیں اُن کی آنکھیں نہاں ہیں زبانیاں

ایک سے ایک آنکھوں سے تیوری کی جھنیاں

ادھر کی اٹھا ہو اور نہیں لالی کی چھانیاں

کیا عجب ہے زمانہ پلٹے کھائے

صورت خیر شر کی جا بہ دکھائے

ويُسعِفُ آمالي ويقضي حقَّ آمِلِه
وتحدثُ من بعد الأمورِ أمورُ
لئن ضمّنا بعد الشتاتِ تقرّبٌ
تبسّمَ وجهُ الدهرِ بعد قطوبِه

وإن كحلت عيناي منكم بنظرةٍ
غفرتُ لدهرٍ سالفاتِ ذنوبِه

اب کچھ ایسے آ صورت نشیں آتے ہیں
آس پوری نہ ہا تجین ابر الا لے
چکر زمانے نے آکر پھیر ملایا
بھبکا جیسے نے نہیں ہے جہاں

دکھاوے اگر اک نظر پھر تجھے
نہ کلفت ہو اوس سے نہ رنج و ملال

ولما تلاقينا للفراق وقلبها
حليفان يوماً للصبابة والغرا
بكت لؤلؤاً رطباً وملت مهى
عقيقاً فصار الكل في نحرها عقدا

تُفَّاحَةٌ جَمَعَتْ لَوْنَيْنِ خِلْقَتُهَا
خَدَّ الحَبِيبِ وَلَوْنَ الهَائِمِ الوَجِلِ

وقت نے چھین لیا جادہ و منزل

پاس نہ پہرہ کسی کے اٹھا بھی دیا بار

[illegible]

وہ دن [illegible]

سیب کی رنگت میں کیونکر عقلِ عاقل ہو نہ دنگ

عاشق و معشوق دونوں سے اڑائے اس نے رنگ

حاز السفرجل لذّات الورى فغدا
على الفواكه بالتفضيل مشهورا
كالراح طعماً ونشر المسك رائحة
والتبر لوناً وشكل البدر تدويرا

رَصَدَ المُنَجِّمُ لَيْلَةً فَبَدَا لَهُ
قَدُّ المَلِيحِ يَمِيسُ فِي بُرْدَيْهِ

بجلی میں سمٹ آئیں سب خوبیاں
بجلی تو وہ عشرت کدے اس کی قدر
زمیں میں ٹوٹے اور خوشبو میں مشک
ہلال رنگ میں شکل میں ہاں یہ بدر

قطعہ

اِک منجم کی نظر تھی رات کو سوئے فلک
ناگہاں اِک چاند کا ٹکڑا زمیں پر آگیا

وأمدّه زُحَلٌ سوادَ ذوائبه

والمسكُ هادي النمال بخطّه

وعارت من المرّيخ صمصام عزمه

والقوس ترمي النبل من جفنيه

وَعُطارِدٌ أعطاهُ فَرْطَ ذكائِهِ

وَأبَى السُّها نظرَ الوُشاةِ إليهِ

نکالتیں تھیں نئی چالیں سے نئی نئی تحقیقیں ایسی کہ زمن

نہال بن بیٹھے جن سے خیابان ہو یہ تھا آرا

ہمہ گلشن کی سرزمی تھی تھا عطارد نگار

زمیں سے اوج فلک تک پہنچ جاتی تھی

تھی ذکاوت کی فراوانی عطارد سے ملی

طعن کرنیوالوں پر تھے پھینکتے پتھر سُہا

شبی انجمن آرای امیر آرام
والبدر باسم الارض باین بایه
سکی بیت
شب شنبه شهر ...
ماه ...

مشق

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱- اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس انتظامی، مجلس تعلیمات اپنے پاس بیک وقت پانچ کتابیں ایک ماہ کی مدت کے لئے رکھ سکینگے۔

۲- اساتذہ جامعہ عثمانیہ و صاحبان ... چار کتابیں ایک ماہ ... اپنے پاس رکھ سکینگے اور ... دارالترجمہ ... دو کتابیں ... ایک ماہ ... رکھ سکینگے۔

۳- طلبائے ایم اے، ایل ایل بی ... کتابیں ... اپنے پاس رکھ سکینگے ... طلبہ ... تین کتابیں ... اور ... دو کتابیں ...

۴- مدت مقررہ کے اندر کتابیں واپس نہ کی جائیں تو ... فی کتاب ... جرمانہ ...

۵- ... کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔ ... کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو ... ادا ...

۶- کتابوں پر کسی قسم کا نشان ... نہ لگایا جائے۔

۷- قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جاسکینگی۔ فقط